بسم الله الرحمن الرحيم

قميص النبي صلىٰ الله عليه وسلم

نبی کریم ﷺ کا کُرتہ مبارک

اردو ترجمہ: مولوی خبیب بن محمد ایوب منیار سلمہ

سألني أحد الطلبة الأعزة عن إشكال وقع له في حديث في "مشكاة المصابيح" : وهو حديث أبي بُردة بن أبي موسىٰ الأشعري رضي الله عنه قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: «قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هذَيْن». متفق عليه . مشكاة المصابيح – كتاب اللباس – الفصل الأول – الحديث ٤٣٠٦

ایک عزیز طالب علم کو مشکاۃ المصابیح کی ایک حدیث میں اشکال پیدا ہوا، جس کے متعلق اس نے عاجز سے رجوع کیا:
وہ حدیث حضرت ابوبردۃ بن ابو موسی اشعری کی ہے، فرماتے ہیں: کہ حضرت عائشہؓ نے پیوند لگی ہوئی چادر (جو یمن میں بنائی جاتی تھی) اور موٹی تہبند ہمیں دکھائی ،اور فرمایا: آپ ﷺ کی ان دو کپڑوں میں روح قبض ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

والإشكال هو : أن المشهورَ أن النبي صلىٰ الله عليه وسلم كُفِّن في قميصه الذي مات فيه كما في الحديث الذي أخرجه أبوداود عَنْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ: «كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ : الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ ، وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ». سنن أبي داود – كتاب الجنائز–باب في الكفن – الحديث٣١٥٣

اشکال یہ ہے: یہ بات مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تکفین انہیں کپڑوں میں ہوئی، جن میں آپ کی وفات ہوئی، جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے، جس کو ابو داود نے یزید بن ابي زیاد اور مقسم کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ کو نجران کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک جوڑا (یعنی دو کپڑے) اور ایک وہ قمیص جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

فإن كان كُفِّن في قميصه الذي مات فيه ، فمن أين جاء الكساءُ الملبَّد الذي قُبِض فيه عند عائشة ؟

لہٰذا اگر آپ ﷺ کو اس قمیص میں کفن دیا گیا، جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی، تو ماں عائشہؓ کے پاس پیوند لگی ہوئی چادر کہاں سے آئی، جس کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی روح اس میں قبض ہوئی؟

فبدأت في البحث عن حل لهذا الإشكال ، فجمعت أولا روايات الباب علىٰ النحو التالي:

چنانچہ میں نے اس اشکال کو حل کرنے کی غرض سے بحث شروع کی، تو سب سے پہلے روایات الباب کو جمع کیا جو حسبِ ذیل ہیں:

روايات الباب :

عند الوفاة :

١- حديث أبي بُردة بن أبي موسىٰ الأشعري رضي الله عنه قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: «قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هذَيْن». متفق عليه. البخاري - كتاب فرض الخمس - باب ما ذكر من درع النبي صلىٰ الله عليه وسلم - الحديث ٣١٠٨ ، مسلم -كتاب اللباس - الحديث ٢٠٨٠

روایات الباب:

وفات کے وقت کی روایت:

ا-حضرت ابوبردۃ بن ابوموسی اشعری کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: کہ حضرت عائشہؓ نے پیوند لگی ہوئی چادر (جو یمن میں بنائی جاتی تھی) اور موٹی تہبند ہمیں دکھائی ،اور فرمایا: آپ ﷺ کی اِن دو کپڑوں میں روح قبض ہوئی تھی۔(متفق علیہ)

قبل التغسيل :

٢- حديث بريدة رضي الله عنه : فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهِ، أَرَادُوا نَزْعَ قَمِيصِهِ. فَسَمِعُوا صَوْتًا يَقُولُ: «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ»، فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيصُ . ولفظ ابن ماجه : لما أخذوا في غُسل النبي صلىٰ الله عليه وسلم، ناداهم مُنادٍ من الداخل: «لا تَنزِعوا عن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم قميصَه». أخرجه مالك وابن ماجه . موطأ مالك-كتاب الجنائز-باب ماجاء في دفن الميت- الحديث٢٧ ، سنن ابن ماجة- كتاب الجنائز-باب ماجاء في غسل النبي صلىٰ الله عليه وسلم-الحديث١٤٦٦

غسل سے پہلے کی روایت:

حضرت بریدہؓ کی حدیث، فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ کو غسل دینے کا وقت آیا، تو صحابہ نے سوچا کہ آپ کا کرتہ اتار لیں، تو اچانک سب نے ایک آواز سنی: (کُرتہ مت اتارنا)، اس لئے کرتہ نہیں اتارا گیا۔ اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہے کہ: جب لوگوں نے آپ ﷺ کو غسل دینا شروع کیا، تو کسی آواز لگانے والے نے اندر سے آواز لگائی کہ رسول اللہ ﷺ کا کُرتہ نہ اتارو۔

وقت التغسيل :

٣- حديث عائشة رضي الله عنها : أَنَّهَا كَانَت تَقول: " لما أَرَادوا غسل رَسُول الله صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: وَالله مَا نَدْرِي أنجرِّد رَسُول الله صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثِيَابه كَمَا نجرِّد مَوتَانا أم نغسله وَعَلِيهِ ثِيَابه؟ فَلَمَّا اخْتلفُوا أَلْقَىٰ الله عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِم النّومَ حَتَّىٰ مَا مِنْهُم رجل إِلَّا وذقنه فِي صَدره ، ثمَّ كَلَّمهُمْ مُكَلِّمٌ من نَاحيَة الْبَيْت لَا يَدْرُونَ من هُوَ : «أَن اغسِلوا النَّبِي صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِ ثِيَابه». فَقَامُوا إِلَىٰ رَسُول الله صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فغَسَّلوه وَعَلِيهِ قَمِيصُه، يَصُبُّون المَاء فَوق الْقَمِيص ويَدْلِكونه بالقميص دون أَيْديهم. أحمد في المسند ٦/ ٢٦٧، وأبو داود في السنن – كتاب الجنائز – باب في ستر الميت عند غسله، الحديث ٣١٤١ ، وابن ماجه- كتاب الجنائز- باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها- حديث ١٤٦٤.

غسل کے وقت کی روایات:

۳-حضرت عائشہؓ کی راویت ہے، فرماتی ہیں: جب لوگوں نے آپ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو کہا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ ہم جس طرح اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں، آپ کے بھی اتر دیں، یا کپڑوں کو جسم مبارک پر رہنے دیں اور اوپر سے غسل دے دیں تو جب لوگوں میں اختلاف ہو گیا، تو اللہ تعالی نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا، جس کی ٹھڈی اس کے سینے سے نہ لگ گئی ہو، اس وقت گھر کے گوشے سے ایک آواز دینے والے کی آواز آئی کہ نبئ کریم ﷺ کو ان کے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں میں ہی غسل دے دو، آواز دینے والا کون تھا، کوئی بھی نہیں جان سکا، یہ سن کر لوگ آپ ﷺ کے پاس اٹھ کر آئے اور آپ کو کُرتے کے اوپر سے غسل دیا، لوگ قمیص کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ قمیص سمیت آپ کا جسم مبارک ملتے تھے۔

٤- حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه قَالَ: «غَسَّلَ النَّبِيَّ - صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلِيٌّ وَعَلَىٰ يَدِهِ خِرْقَةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ الْقَمِيصِ فَغَسَّلَهُ وَالْقَمِيصُ عَلَيْهِ» .رواه البيهقيٰ فِي السنن الكبرىٰ-كتاب الجنائز- باب ما ينهىٰ عنه من النظر إلىٰ عورة الميت- الأثر (٦٦٢٥).

۴-حضرت عبداللہ بن حارثؓ کی حدیث: آپ ﷺ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا، اور ان کے ہاتھ میں ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کو قمیص کے نیچے داخل کر کے، قمیص سمیت غسل دیا تھا۔

٥- مرسَل مُحَمَّد الباقر : «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ». الموطأ – كتاب الجنائز – غسل الميت – الحديث ٧٥١

۵-محمد الباقر کی حدیثِ مرسل: (آپ ﷺ کو اپنی قمیص ہی میں غسل دیا گیا تھا)۔

التكفين في القميص :

٦- حديث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ: «كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ : الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ ، وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ». سنن أبي داود – كتاب الجنائز–باب في الكفن – الحديث٣١٥٣

قمیص میں تکفین کے متعلق روایات:

٦-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث، فرماتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ کو نجران کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک جوڑا (یعنی دو کپڑے) اور ایک وہ قمیص جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

٧- مرسل مُحَمَّد الباقر : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، قِيلَ :مَا هُنَّ ؟قَالَ :قَدِ اخْتَلَفُوا فِيهِنَّ ،مِنْهُنَّ قَمِيصٌ ،قُلْتُ: وَعِمَامَةٌ؟ قَالَ :لَا، ثَوْبَيْنِ سِوَىٰ الْقَمِيصِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهُوَ الْقَمِيصُ الَّذِي غُسِّلَ فِيهِ.المصنف لعبد الرزاق– كتاب الجنائز– باب الكفن– الحديث٦١٦٩

٧-محمد الباقر کی حدیثِ مرسل: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، تو پوچھا گیا: کونسے تین کپڑے؟ کہا: اس میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، ان میں سے ایک تو قمیص ہے، پھر میں نے پوچھا: اور عمامہ؟ کہا: نہیں، قمیص کے علاوہ دو کپڑے، عبد الرزاق نے کہا: وہی قمیص جس میں آپ کو غسل دیا گیا تھا۔

٨- حديث ابن مسعود رضي الله عنه : أن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم لما ثَقُل قلنا : فيم نكفّنك ؟ قال : «في ثيابي هذه إن شئتم أو في حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ أَوْ بَيَاضِ مصر».

قال العراقي في «تخريج أحاديث الإحياء » (ص: ١٨٥١) : رَوَاهُ ابْن سعد فِي «الطَّبَقَات» عَن مُحَمَّد بن عُمَر –وَهُوَ الْوَاقِدِيّ– بِإِسْنَاد ضَعِيف إِلَىٰ ابْن عَوْن عَن ابْن مَسْعُود ، وَهُوَ مُرْسل ضَعِيف. وقد روي من غير ما وجه، ورويناه في «مشيخة القاضي أبي بكر الأنصاري» من رواية الحسن العرني عن ابن مسعود، ولكنهما منقطعان وضعيفان، والحسن العرني إنما يرويه عن مرة، كما رواه ابن أبي الدنيا والطبراني في «الأوسط».اهـ وذكره ابن كثير في «البداية والنهاية» (٥/ ٢٣٢)، وعزاه للبيهقي والبزار، وقال: في صحته نظر، والله أعلم. اهـ.

٨-حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث: جب آپ ﷺ کی طبیعت میں ثقل اور بھاری پن طاری ہوا، تو ہم نے آپ سے سوال کیا: ہم آپ کو کونسے کپڑوں میں کفن دیں؟ فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو، میرے اِن کپڑوں میں (جو زیبِ تن تھے) یا یمنی جوڑے میں، یا مصری سفید لباس میں۔

٩- حديث أبي هريرة رضي الله عنه : «لما مات النبي صلىٰ الله عليه وسلم زُرِّرَ عليه قميصُهُ الذي كُفِّن فيه» .

قال ابن الملقن في «البدر المنير» ٥/ ٢١٢ : وَهُوَ حَدِيث مُنكر؛ رَوَاهُ أَحْمد بن عبيد بن نَاصح، عَن الْأَصْمَعِي، عَن مُحَمَّد بن عون عَنهُ بِهِ، وَأحمد هَذَا لَيْسَ بِحجَّة، والأصمعي فِيهِ مقَال، قَالَ أَبُو دَاوُد: صَدُوق. وَقَالَ ابْن معِين: لم يكن مِمَّن يكذب. وَقَالَ الْأَزْدِيّ: ضَعِيف. وسَاق لَهُ هَذَا الحَدِيث.

۹-حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث: جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی، تو آپ کے قمیص کے بٹن لگادیے گئے، جس میں آپ کو کفن دیا گیا۔

التكفين بدون قميص :

١٠- مرسَل هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُفَّ فِي بُرْدٍ حِبَرَةٍ جُفِّفَ فِيهِ، ثُمَّ نُزِعَ وجُعِل مكانَه السُّحُول، وكان الثوبُ الحِبَرَةُ لعبد الله بن أبي بكر» . عبد الرزاق في «المصنف»- كتاب الجنائز- باب الكفن- الحديث٦١٧٣

قمیص کے بغیر تکفین کے متعلق راوایات:

۱۰-ہشام بن عروۃ کی حدیث مرسل: آپ ﷺ کو یمنی لباس میں لپیٹ دیا گیا تھا، تاکہ آپ کا جسم خشک ہو جائے، پھر وہ اتار لیا گیا، اور اس کی جگہ سحول کی بنی ہوئی چادریں زیب تن کی گئیں، اور یمنی لباس عبد اللہ بن ابو بکر کا تھا۔

١١- حديث عائشة رضي الله عنها : «أَن رسولَ الله صلىٰ الله عَلَيْهِ وَسلم كُفِّن فِي ثلاثةِ أثوابٍ بيضٍ سُحُولِيَّة ؛ لَيْسَ فِيهَا قَمِيص وَلَا عِمَامَة». متفق عليه ، البخاري(١٢٦٤) مسلم(٩٤١)

وفي رواية لمسلم : «أُدْرِجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ، لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ، وَلَا قَمِيصٌ». مسلم – كتاب الجنائز – الحديث ٩٤١

۱۱-حضرت عائشہؓ کی حدیث: آپ ﷺ کو تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔ اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ کو عبد اللہ بن ابو بکر کے سوتی یمنی لباس میں رکھا گیا، پھر اتار لیا گیا، پھر آپ کو سحول کی بنی ہوئی تین چادروں میں کفن دیا گیا، جس میں نہ عمامہ تھا، نہ قمیص تھا۔

فهذه تقريبا أهم أحاديث الباب ، رتبتها حسب الوقائع [الوفاة ، التغسيل ، التكفين] ووضعت خطا تحت الألفاظ الشواهد ، ولو انتزعنا الشواهد من الروايات السابقة ، فإنها تكون كالتالي :

بہر حال یہ اہم احادیث الباب ہیں، جن کو میں نے حسبِ واقعہ (وفاۃ، تغسیل، تکفین) مرتب کیا، اور میں نے الفاظِ شواھد کے تحت لکیر کھینچ دی ہے، اب ہم فقط محلِ شواھد کو الگ کر لیں تو وہ اس طرح ہوں گے:

عند الوفاة :

(١) : قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هذَيْن :[الكساء الملبد والإزار الغليظ]

وفات کے وقت:

۱- آپ ﷺ کی ان دو کپڑوں میں روح قبض ہوئی تھی (پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹی تہہ بند)

عند إرادة التغسيل :

(٢) : فَسَمِعُوا صَوْتًا يَقُولُ: «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ»، فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيصُ

(٣) : ثمَّ كَلَّمهُمْ مُكَلِّمٌ من نَاحيَة الْبَيْت لَا يَدْرُونَ من هُوَ : «أَن اغسِلوا النَّبِي صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِ ثِيَابه».

غسل کے ارادے کے وقت:

۲- سب نے ایک آواز سنی: (کرتے کو مت اتارنا)، لہذا قمیص نہیں اتاری گئی۔

۳- اس وقت گھر کے گوشے سے ایک آواز دینے والے کی آواز آئی کہ نبی کریم ﷺ کو ان کے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں میں ہی غسل دو۔

وقت التغسيل :

(٣) فغَسَّلوه وَعَلِيهِ قَمِيصُه، يَصُبُّون المَاء فَوق الْقَمِيص

(٤) : فَغَسَّلَهُ وَالْقَمِيصُ عَلَيْهِ

(٥) : غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ

غسل کے وقت:

۳- اور آپ کو کُرتے کے اوپر سے غسل دیا، لوگ قمیص کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے۔

۴- اور قمیص سمیت غسل دیا تھا۔

۵- (آپ ﷺ کو اپنی قمیص ہی میں غسل دیا گیا)۔

التكفين في القميص :

(٦) : وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

(٧) : ثَوْبَيْنِ سِوَىٰ الْقَمِيصِ

(٨) : في ثيابي هذه إن شئتم

(٩) : زُرِّرَ عليه قميصُهُ الذي كُفِّن فيهِ

قمیص میں کفن دینا:

٦-اور ایک وہ قمیص جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی۔

٧- قمیص کے علاوہ دو کپڑے۔

٨-اگر تم چاہو تو، میرے اِن کپڑوں میں (جو زیب تن تھے)

٩-آپ کے قمیص کے بٹن لگا دیے گئے، جس میں آپ کو کفن دیا گیا۔

نزع الحبرة والتكفين بدون قميص:

(١٠) : لُفَّ فِي بُرْدٍ حِبَرَةٍ جُفِّفَ فِيهِ ، ثُمَّ نُزِعَ

(١١) : أدرِجَ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ

(١١) : وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ

یمنی لباس اتارنا اور قمیص کے بغیر کفن دینا:

١٠-یمنی لباس میں لپیٹ دیا گیا تھا، تا کہ آپ کا جسم خشک ہو جائے، پھر وہ اتار لیا گیا۔

١١-آپ ﷺ کو عبد اللہ بن ابو بکرؓ کے سوتی یمنی لباس میں رکھا گیا، پھر اتار لیا گیا۔

١١-پھر آپ کو سحول کی بنی ہوئی تین چادروں میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص نہیں تھا۔

أقوال أهل العلم :

ثم ذهبت أبحث عن أقوال أهل العلم لحل هذا الإشكال ، فوجدت الإمام ابن عبد البر أوسعَهُم كلاما ، فقد ساق بعض روايات الباب وأجاب عن الإشكال المذكور . وفيما يلي ملخَّص كلامه :

اہل علم کے اقوال:

پھر میں نے اس اشکال کو حل کرنے کے لئے اہل علم کے اقوال کو تلاش کرنا شروع کیا، تو مجھے امام ابن عبد البر کا سب سے وسیع کلام ملا، انہوں نے چند روایات الباب پیش کر کے اشکال کا جواب دیا ہے، جس کا اختصار درج ذیل ہے:

جواب الإمام ابن عبد البر (ت ٤٦٣ هـ) :

ذكر ابن عبد البر أن بعض المالكية جَزَم بالقول بأن رَسُولَ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْزَعْ عَنْهُ القَميصُ الذي غُسِّل فيه ، وأنه كُفِّنَ فِيهِ مَعَ الثَّلَاثَةِ الْأَثْوَابِ السَّحُولِيَّةِ التي ذكرتْها عائشةُ في حديثها .

واستدل هذا القائل بثلاثة أدلة :

١ - بمُرسَل محمد الباقر (رقم٥) : «غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ»

٢ - بحديث عائشة وبريدة (رقم ٢-٣) في النداء الذي سمعوه : «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ»

٣- بحديث ابن عباس (رقم ٦) : « كُفِّنَ في حُلَّة والقميصِ الذي مات فيه»

امام ابن عبد البرؒ (ت ۴۶۳ھ) کا جواب:

ابن عبد البر نے ذکر کیا کہ بعض مالکیہ اس قول کی طرف گئے ہیں کہ آپ ﷺ سے اُس قمیص کو نہیں اتارا گیا، جس میں آپ کو غسل دیا گیا، بلکہ اس کے ساتھ ہی تین سحولی چادروں میں کفن دیا گیا، جس کو حضرت عائشہؓ نے اپنی حدیث میں بیان کیا۔

قائل نے تین دلیلوں سے استدلال کیا:

۱- محمد الباقر کی حدیثِ مرسل سے (نمبر ۵): آپ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔

۲- حضرت عائشہؓ و حضرت بریدہؓ کی حدیث سے (نمبر ۲-۳): وہ آواز جو لوگوں نے سنی تھی کہ آپ کا کُرتہ نہ اتارو۔

۳- حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے (نمبر ۶): آپ کی تکفین ایک جوڑا (یعنی دو کپڑے) میں اور اس قمیص میں جس میں آپ کی وفات ہوئی۔

فأجاب ابن عبد البر :

١ - مرجِّحا حديثَ عائشة (رقم ١١) : « كُفِّنَ في ثَلَاثَة أثواب لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ» وأنه صَحِيحٌ مُسْنَدٌ ، وَالْحُجَّةُ بِهِ أَلْزَمُ فِي الْعَمَلِ ، وَهو يَنْفِي أَنْ يَكُونَ فِي أَثْوَابِهِ قَمِيصٌ. وهُوَ أَثْبَتُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ مما يعارضُه.

ابن عبد البر جواب دیتے ہیں:

۱-حضرت عائشہؓ کی حدیث (نمبر ۱۱) کوراجح قرار دیتے ہوئے: "آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیص نہیں تھا" اس لئے کہ یہ صحیح مُسند ہے، اور عمل کے اعتبار سے اس حدیث سے استدلال کرنا زیادہ مناسب ہے، نیز یہ حدیث کفن کے کپڑوں میں قمیص کے وجود کی نفی کر رہی ہے، اور جو روایات حضرت عائشہؓ کی روایت کے معارض ہیں، وہ اتنی قوی نہیں کہ معارضت کے قابل ہوں، اُن کے مقابلہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت زیادہ مضبوط ہے۔

وأجاب عن مرسل محمد الباقر (رقم٥) : «غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ» وحديث النداء الذي سمعوه (رقم ٢-٣) : «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ» بأربعة أجوبة .

١- مَعْلُومٌ أَنَّ الثَّوْبَ الَّذِي يُغَسَّلُ فِيهِ الْمَيِّتُ لَيْسَ مِنْ ثِيَابِ أَكْفَانِهِ.

٢- ثِيَابُ الْأَكْفَانِ لا تكونُ مَبْلُولَةً.

٣- معنىٰ «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ» في الرواية (رقم ٢-٣) أي : لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ حَتَّىٰ تَغْسِلُوهُ فِيهِ . فوجود القَميص مقيَّد بالغَسل .

٤- وحديث «غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ» (رقم ٥) اقْتَصَرَ فيه الراوي عَلَىٰ ذِكْرِ الْغَسْلِ ، ولم يتطرق إلىٰ التكفين.

اور مرسلِ محمد (نمبر ۵): "آپ کو قمیص میں غسل دیا گیا" اور وہ حدیث جس میں لوگوں نے ایک نداء سنی (نمبر ۲-۳): "آپ کا قمیص نہ اتارو" اِن دونوں احادیث کے چار جوابات دیتے ہیں:

۱-یہ بات معلوم ہے کہ میت کو جس کپڑے میں غسل دیا جاتا ہے، وہ کفن کے کپڑوں میں شامل نہیں ہوتا۔

۲-کفن کے کپڑے تر نہیں ہوتے۔

۳-"لا تنزعوا القمیص" (۲-۳ نمبر) کا معنی در اصل یہ ہوگا کہ: آپ کا کُرتہ اس وقت تک نہ اتارنا، جب تک کہ اسی میں تم لوگ غسل دے دو، گویا کہ قمیص کا وجود غسل کے ساتھ مقید ہے۔

۴-"غُسِل في قمیص" (نمبر ۵) اس روایت میں راوی نے غسل کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا، انہوں نے تکفین کو ذکر کرنے کی زحمت نہیں کی۔

وأما حديث ابن عباس (رقم ٦) فضعَّفه بانفراد يزيد بن أبي زياد به ومخالفته للثقات ، قال : هَذَا الْحَدِيثُ يَدُورُ عَلَىٰ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِهِ فِيمَا خُولِفَ فِيهِ أَوِ انْفَرَدَ بِهِ ،وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَحْتَجُّ بِهِ فِي شَيْءٍ لِضَعْفِهِ، وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ يُعَارِضُهُ وَيَدْفَعُهُ .

رہ گئی حدیثِ ابن عباسؓ (نمبر ٦) تو اس کے متعلق یہ جواب دیا کہ: یزید بن ابی زیاد کے تفرد اور ثقات کی مخالفت کی بناء پر، یہ حدیث ضعیف ٹھیری، ابن عبد البر فرماتے ہیں: اس حدیث کا مدار یزید ابن ابی زیاد پر ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک وہ حدیث قابل حجت نہیں مانی جاتی، جس میں یزید کی ثقات سے مخالفت ہو یا ان کا تفرد ہو، اور محدثین کی ایک جماعت اس کے ضعف کی وجہ سے اس کی کسی بھی روایت کو قابل اعتبار نہیں گردانتے، جبکہ حضرت عائشہؓ کی حدیث ثابت بھی ہے اور اس کے معارض بھی ہے اور اعتراض کو ختم بھی کرتی ہے۔

هذا ملخص كلام ابن عبد البر في : «التمهيد » ٢ / ١٥٨-١٦٣ ، و في «التمهيد» ٢٢ / ١٤٢ : ، وفي «الاستذكار» ٣ / ٣.

یہ ابن عبد البر کے کلام کا خلاصہ ہے جو (التمہید ۱۶۳-۱۵۸/۲، اور ۱۴۲/۲۲) اور (الاستذکار ۳/۳) میں موجود ہے۔

جواب الإمام أبي عبد الله المهلب بن أبي صفرة (ت ٤٣٥ هـ) :

وهو في «مختصر سنن أبي داود» للمنذري٢/ ٣٨١، وأورده ابن بطال في «شرح صحيح البخاري» ٢٦٠ / ٣:

قال أبو عبد الله بن أبي صُفرَة: قول عائشة رضي الله عنها : «ليس فيه قميص ولا عمامة» (رقم ١١) يدل علىٰ أن القميص الذي غُسل فيه النبي صلىٰ الله عليه وسلم نُزع عنه حين كفن، لأنه :

١- إنما قيل «لا تَنزِعوا القميصَ» (رقم ٢-٣) لسُتْرَته ، ولا يُكشف جسدُه، فلما سُتر بالكفن استغني عن القميص.

٢- ولو لم يُنزَع القميصُ حين كُفن لخَرَج عن حدّ الوِتْر الذي أمر به النبيُّ صلىٰ الله عليه وسلم ، واستحسَنَه في غير ما شيء ، إشعارًا للتوحيد ، وكانت تكون أربعةً بالثوب المبلول.

٣- ويُستبشَع أن يكفَّن علىٰ قميصٍ مبلول.

فزاد المهلبُ علىٰ كلام ابن عبد البر الجوابَ الثاني في عدد ثياب الكفن .

امام ابو عبد اللہ المہلب بن ابی صفرہؒ (ت ۴۳۵ھ) کا جواب:

یہ جواب منذری کی مختصر سنن ابو داود (۳۸۱/۲) میں مذکور ہے، اور ابن بطال نے شرح بخاری (۲۶۰/۳) میں ذکر کیا ہے:

ابو عبداللہ بن ابی صفرہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہؓ کا قول "لیس فیہ قمیص ولا عمامة" (نمبر ۱۱) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس قمیص میں آپ ﷺ کو غسل دیا گیا، وہ آپ کی تکفین کے وقت اتار لیا گیا تھا، اس لئے کہ:

۱- "لا تنزعوا القمیص" ستر کی غرض سے کہا گیا، نیز اس لئے کہ آپ کا جسم مبارک مکشوف نہ ہو جائے، پھر جب کفن پہنایا گیا تو قمیص کی ضرورت نہ رہی۔

۲- اور اگر ہم تسلیم کرلیں کہ قمیص تکفین کے وقت نہیں اتارا گیا، تو حدِ وتر (طاق عدد) کا جو حکم آپ ﷺ نے دیا تھا، اس کی خلاف ورزی ہو جائے گی، اور آپ ﷺ توحید کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہر چیز میں وتر (طاق عدد) کو پسند فرماتے تھے، اور تر کپڑے کو شمار کرنے کی صورت میں کپڑوں کا عدد وتر سے خارج ہو کر چار (۴) ہو جائے گا۔

۳- اور یہ کہ نہایت بد نما اور نامناسب ہو گا کہ آپ ﷺ کو گیلے کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

چنانچہ امام مہلب نے امام ابن عبد البر کے کلام میں دوسرے جواب کی زیادتی کی ہے، جو کفن کے کپڑوں کے عدد سے متعلق ہے۔

أما جواب الإمام النووي (ت ٦٧٦ هـ) فيدور حول نقطتين :

الأولىٰ : ترجيح حديث عائشة (رقم ١١) : لظاهر الحديث ، ولاختيار الجمهور له ، ولأن الثوب الذي غُسل فيه لو بقي مع رُطوبته لأفسد الأكفان .

الثانية : تضعيف حديث ابن عباس (رقم ٦) بيزيد بن أبي زياد لأنه مجمَع علىٰ ضعفه ،لا سيما وقد خالف بروايته الثقات.

رہ گیا امام نوویؒ (ت ٦٧٦ھ) کا جواب، تو وہ دو نقطوں پر منحصر ہے:

پہلا: حضرت عائشہؓ کی حدیث کو راجح قرار دینا، اول تو ظاہر حدیث کی بناء پر، دوم یہ کہ جمہور نے اس کو اختیار کیا ہے، سوم یہ کہ جس کپڑے میں آپ ﷺ کو غسل دیا گیا تھا، اگر اس کو تر ہونے کے باوجود رہنے دیا جائے، تو وہ بقیہ کپڑوں کو خراب کر دے گا۔

دوسرا: حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف قرار دینا، اس لئے کہ اس کی تضعیف پر محدثین کا اجماع ہے، مزید بر آں کہ ثقات نے اس کی روایت کی مخالفت کی ہے۔

وكل من بعدهم من الشرَّاح لا يخرج بحثُه عن كلام هؤلاء في الجواب عن الإشكال .

اِن حضرات کے بعد جتنے بھی شراح ہیں، اُن کی بحث کا دائرہ، اس اشکال کے جواب میں، اِن حضرات کے کلام سے متجاوز نہیں ہو گا۔

أدلة الحنفية والمالكية في إثبات تكفينه في قميص :

ذهب الحنفية والمالكية إلىٰ إدخال القميص في الكفن مستدلين بالأدلة التالية :

١- حديث ابن عباس (رقم ٦) «كُفِّن في ثلاثة أثوابٍ : قميصه الذي مات فيه وحُلّة نجرانية».

٢- مُرسَل محمد الباقر (رقم٥) : «غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ».

٣- حديث عائشة وبُريدة في النِّداء الذي سَمِعوه : «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ»(رقم ٢-٣).

٤- حديث جابر «أنه عليه الصلاة والسلام جَعَل قميصَه كفناً لعبد الله بن أبي». متفق عليه (البخاري ١٢٦٩، مسلم ٢٤٠٠).

٥- ومن أَدلَّتهم حديثُ جابر عندَ أبي داود بإسنادٍ حَسَنٍ -كما قال الحافظُ- بلفظِ: «إِذَا تُوُفِّي أَحدُكمْ فوَجَد شيئًا فليُكفَّن في ثوبِ حِبَرَةٍ». قاله في «نيل الأوطار » ٤ / ٤٨.

٦- حديث جابر قال:«كُفِّن النبيُّ صلّىٰ الله عليه وسلّم في ثلاثة أثواب: قميص، وإزار، ولفافة». رواه ابن عدي في "الكامل. وفي سنده ناصح بن عبد الله الكوفي متكلَّم فيه . ذكره في «التعليق الممجد» ٢/ ١٠٤

حنفیہ ومالکیہ کے قمیص میں تکفین کے اثبات کے بارے میں دلائل:

حنفیہ ومالکیہ کفن میں قمیص کو داخل کرنے کے اثبات میں حسب ذیل دلائل کی جانب گئے ہیں:

۱-حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے(نمبر۶) کہ نبیٔ کریم ﷺ کی نجران کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں تکفین کی گئی،دو کپڑے (چادراور تہہ بند)اور ایک وہ قمیص جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

۲-محمد الباقر کی حدیثِ مرسل سے(نمبر۵):آپ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔

۳-حضرت عائشہؓ وحضرت بریدہؓ کی حدیث سے(نمبر۲-۳):وہ آواز جو لوگوں نے سنی تھی کہ آپ کا کُرتا نہ اتارو۔

۴-حضرت جابرؓ کی حدیث:آپ ﷺ نے اپنے قمیص کو عبد اللہ بن اُبَی کے کفن کے لئے عنایت فرمایا۔

۵-دلائل میں حضرت جابرؓ کی حدیث امام ابو داود کے نزدیک سندِ حسن سے مروی ہے،جیسا کہ حافظ نے کہا،جس کے الفاظ یہ ہیں:جب تم میں سے کسی کی وفات ہو جائے،اور ورثاء صاحبِ حیثیت ہوں،تو وہ اسے یمنی کپڑے(یعنی اچھے کپڑوں) میں دفنائیں،(نیل الاوطار۴۸/۴)۔

۶-حضرت جابرؓ کی حدیث ہے،فرماتے ہیں:آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا:قمیص،ازاراور لفافہ میں۔اس حدیث کی روایت ابن عدی نے کامل میں کی ہے،ان کی سند میں ناصح بن عبد اللہ الکوفی متکلم فیہ ہے،یہ دلیل صاحب التعلیق الممجد نے بھی ذکر کی ہے۔

تقريرات علماء الحنفية والمالكية لمذهبهم وأجوبة المخالفين :

قال الإمام العيني في «شرح سنن أبي داود» ٦ / ٨٢ :

وقد ضَعَّف بعضُهم هذا الحديث [حديث ابن عباس رقم ٦] بيزيد بن أبي زياد، وقالوا: لا يُحتَج بحديثه. قلت: هذا غير مسلَّم، فإن مسلما قد أخرج له في المتابعات ، وقال في «الكمال» : روىٰ له: مسلم، وأبو داود، والترمذي.

علماء حنفیہ ومالکیہ کے اپنے مذہب کے متعلق تقریر وبیان اور مخالفین کے جوابات:

علامہ عینیؒ (شرح سنن ابو داود ٦ / ٨٢) میں ذکر کرتے ہیں:

بعض لوگوں نے اِس حدیث (حدیث ابن عباسؓ) کی یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے تضعیف کی، اور کہا: اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا میں کہتا ہوں: یہ بات غیر مسلم ہے، اس لئے کہ یزید کی حدیث کی تخریج مسلم نے متابعات میں کی ہے، اور (کمال) میں کہا: اس راوی سے مسلم، ابوداود اور ترمذی نے اپنی کتابوں میں روایت لی ہے۔

وقال العلامة السهارنفوري في «بذل المجهود في حل سنن أبي داود » ١٠ / ٤٢٨ :

والأخذ برواية ابن عباس أولىٰ من الأخذ بحديث عائشة؛ لأن ابن عباس حضر تكفينَ رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم ودفَنه، وعائشة رضي الله عنها ما حضرت ذلك، علىٰ أن معنىٰ قولها: "ليس فيها قميص" أي لم يتخذ قميصًا جديدًا.

علامہ سہارنپوریؒ نے (بذل المجهود ٤٢٨ / ١٠) میں فرمایا:

حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کرنے کے بجائے، حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے استدلال کرنا اولی ہے، اس لئے کہ حضرت ابن عباس آپ ﷺ کی تکفین کے وقت وہاں بنفسِ نفیس موجود تھے، نیز آپ کی تدفین میں بھی رہے، حالانکہ اس وقت حضرت عائشہؓ وہاں موجود نہیں تھیں، اس بناء پر آپ کا قول "اس میں قمیص نہیں تھی" اِس معنی پر محمول ہوگا کہ نئی قمیص استعمال نہیں کی گئی۔

وفي «مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح » ٩ / ٣٨٣٨ :

قال ابن الهُمَام : قد ذكروا أنه صلىٰ الله عليه وسلم غسل في قميصه الذي توفي فيه، فكيف يلبسونه الأكفان فوقه وفيه بلل؟ قلت: لا دلالة فيه علىٰ أنهم ألبسوه الكفن فوق القميص مبلولا ، إذ يحتمل

ستر عورته، ثم قلع قميصه ، ثم إلباس كفنه بقميص ، والله سبحانه وتعالىٰ أعلم. ونحوه في «مرقاة المفاتيح» أيضا ٣/ ١١٨٥ .

(مرقاۃ المفاتیح ۹/۳۸۳۸) میں مذکور ہے:

ابن ہمام فرماتے ہیں: لوگ یہ بیان کررہے ہیں کہ آپ ﷺ کو اسی کپڑے میں غسل دیا گیا جس میں آپ کی وفات ہوئی، اور لوگوں نے اس کے اوپر ہی کفن کیسے پہنا دیا، جب کہ وہ گیلا تھا؟ میں کہتا ہوں: ایسا نہیں ہے! بلکہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ لوگوں نے آپ کو گیلے قمیص کے اوپر ہی کفن پہنا دیا تھا، تاکہ ستر عورت باقی رہے، پھر آپ کے قمیص کو اتار لیا گیا، پھر آپ کو دوسرا قمیص بطورِ کفن پہنایا گیا، اسی طرح (مرقاۃ ۱۱۸۵/۳) میں بھی مذکور ہے، واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

وقال العلامة اللكنوي في «التعليق الممجد علىٰ موطأ محمد» ٢ / ١٠٤ :

وأولىٰ ما يُحتج به لإثبات القميص حديث جابر في قصة موت عبد الله بن أبيّ، فإن النبي صلّىٰ الله عليه وسلّم أعطىٰ ابنه قميصه ليكفِّنه فيه بعدما طلبه، فكفَّنه فيه. أخرجه البخاريُّ وغيره، ويوافقه أثر عبد الله بن عمرو بْنِ الْعَاصِ المخرَّج ههنا أَنَّهُ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُقمَّص ويُؤزَّر» .

علامہ لکھنویؒ (التعلیق الممجد علی مؤطا محمد ۱۰۴/۲) میں فرماتے ہیں:

اثباتِ قمیص کے سلسلہ میں سب سے زیادہ مضبوط حدیث، حدیثِ جابر ہے جس میں عبد اللہ بن ابی کی موت کے قصے کی طرف اشارہ ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے ان کے بیٹے کی فرمائش پر اپنا کُرتہ مبارک تکفین کے لئے عنایت فرمایا تھا۔ اس روایت کی بخاری وغیرہ نے تخریج کی ہے، نیز اس کے موافق حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کا اثر بھی ہے، جو یہاں ذکر کیا جاتا ہے (یعنی موطا محمد میں)، فرماتے ہیں: میت کو قمیص بھی پہنایا جائے اور بٹن بھی لگائے جائیں۔

جواب الإمام العراقي في «طرح التثريب في شرح التقريب » ٣ / ٢٧٨:

قصة عبد الله بن أُبَيّ اسْتَدَلَّ بِهِا الْحَنَفِيَّةُ عَلَىٰ اسْتِحْبَابِ التَّكْفِينِ فِي قَمِيصٍ ، وَالْمُخَالِفُونَ لَهُمْ يَقُولُونَ:

هَذِهِ وَاقِعَةٌ لَمْ نَدْرِ كَيْفَ اتَّفَقَ الْحَالُ فِيهَا ؟! يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْقَمِيصُ أَحَدَ الْأَكْفَانِ الثَّلَاثَةِ ، وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ زَائِدٌ عَلَيْهَا .

امام عراقیؒ کا جواب جو (طرح التثریب ۲۷۸/۳) میں موجود ہے:

عبد اللہ بن ابي کا قصہ، جس سے حنفیہ نے تکفین فی القمیص پر استدلال کیا، تو ان کی مخالف جماعت نے جواب میں کہا:

ہمیں اس واقعہ کے صحیح حالات معلوم نہیں ہیں، اس لئے کہ یہاں یہ احتمال بھی ہے کہ یہ قمیص کفن کے تین کپڑوں میں سے ایک ہو، یا یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین کپڑوں پر زائد ہو۔

فَإِنْ كَانَ أَحَدَهَا فَنَحْنُ لَا نَقُولُ بِتَحْرِيمِهِ وَلَا كَرَاهَتِهِ ، وَغَايَتُهُ أَنَّ الْأَفْضَلَ خِلَافُهُ ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا جَوَازَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَفْضُولًا بَلْ هُوَ فَاضِلٌ؛ لِأَنَّهُ بَيَّنَ بِهِ الْجَوَازَ ، وَلِأَمْرٍ يَخْتَصُّ بِهَذِهِ الْقَضِيَّةِ وَهُوَ شَيْئَانِ :

(أَحَدُهُمَا) مُكَافَأَتُهُ إِيَّاهُ عَنْ كِسْوَتِهِ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَمِيصًا [البخاري ١٣٥٠ والنسائي١٩٠٢] ، فَجَازَاهُ مِنْ جِنْسِ فِعْلِهِ.

(وَثَانِيهِمَا) إِكْرَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَدَهُ عبدَ الله بِذَلِكَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ إِلَّا بِسُؤَالِهِ أَنْ يُلْبِسَهُ الْقَمِيصَ الَّذِي يَلِي جِلْدَهُ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكَافَأَةً لَهُ، وَإِكْرَامًا لِأَبِيهِ ، وَبَيَانًا لِلْجَوَازِ.

پس اگر پہلی صورت ہو گی، تو ہم اس کی تحریم و کراہت کے قائل نہیں ہوں گے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ یہ چیز افضل کے خلاف ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس صورت کے جواز کو بیان فرمایا، اور آپ ﷺ کا فعل مفضول نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ تو فضیلت والا ہو گا، اس لئے کہ آپ نے تو جواز بتایا، نیز اس قصہ میں دو خصوصیتیں بھی ہیں:

پہلی بات: یہ کہ آپ نے مکافاۃِ عمل کا مظاہرہ فرمایا، یعنی ابن ابی نے جو قمیص حضرت عباس ؓ کو پہنایا تھا، (بخاری ۱۳۵۰)، تو آپ نے اس کو اس کے عمل کے عوض میں کرتہ عنایت فرمایا (نسائی ۱۹۰۲)۔

دوسری بات: یہ کہ اس معاوضہ سے اس کے بیٹے (جو کہ مخلص مومن تھے) ان کا اکرام ہو جائے، اور یہ عمل کرنا محض اس کے بیٹے کی فرمائش کی وجہ سے تھا کہ آپ اپنا قمیص جو آپ کے جسم اطہر سے لگا ہوا ہے وہ پہنا دیں، لہذا آپ ﷺ نے مکافاۃ عمل کی بناء پر، اور ان کے والد کے اکرام میں، اور جواز کو بیان کرنے کے لئے ایسا کیا۔

وَكَانَ الْأَفْضَلُ مَا اخْتَارَهُ اللهُ تَعَالَىٰ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ خَالِيَةٍ عَنْ قَمِيصٍ [حديث ١١]

اور افضل تو وہی ہے جس کو اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لئے اختیار فرمایا کہ آپ ﷺ کو بغیر قمیص کے کفن دیا گیا (حدیث ۱۱)۔

وَإِنْ كَانَ هَذَا الْقَمِيصُ زَائِدًا عَلَىٰ الْأَكْفَانِ الثَّلَاثَةِ :

فَالْحَنَابِلَةُ الْقَائِلُونَ بِكَرَاهَتِهِ فِي هَذِهِ الصُّورَةِ يُجِيبُونَ بِمِثْلِ مَا أَجَبْنَا فِيمَا إذَا كَانَ أَحَدَهَا

وَالشَّافِعِيَّةُ لَا يَرَوْنَ كَرَاهِيَتَهُ بَلْ يَقْتَصِرُونَ فِيهِ عَلَىٰ الْإِبَاحَةِ

وَالْمَالِكِيَّةُ يَسْتَحِبُّونَهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ ، وَهِيَ مَا إذَا كَانَ زَائِدًا عَلَىٰ الثَّلَاثَةِ.انتهیٰ

اور اگر قمیص کو تین کپڑوں پر زائد شمار کیا جائے:

توحنابلہ جو کفن میں قمیص کے ہونے کی کراہت کے قائل ہیں، ان کا جواب وہی ہوگا جو ہم نے قمیص کے تین کپڑوں میں زامل ہونے کی صورت میں ابھی دیا ہے۔

اور شوافع کے یہاں کراہت تو نہیں، البتہ صرف اباحت کے قائل ہیں۔

اور مالکیہ کے یہاں استحباب کا قول ہے، بشرطیکہ وہ تین چادروں پر زائد ہو۔

تنبیہ: یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ: حنفیہ ومالکیہ کی بحث کا موضوع یہ ہے کہ: کفن میں قمیص ہونا چاہیے یا نہیں، ان کا موضوع بحث یہ نہیں ہے کہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قمیص میں کفن دیا گیا جس میں انتقال ہوا تھا، یا اس کو اتار کر دوسرا قمیص پہنایا گیا تھا؟!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ تکفین کی بحث الگ بحث ہے، مگر کیوں کہ حنفیہ مالکیہ اپنے مذہب کی تایید میں انہیں دلائل سے استدلال کرتے ہیں جو یہاں پیش کئے گئے، اس لئے یہ مسئلہ بھی یہاں ذکر کر دیا گیا من باب زیادۃ الفائدہ۔

خلاصة الأجوبة عن الإشكال موضوع البحث :

١- مَعْلُومٌ أَنَّ الثَّوْبَ الَّذِي يُغَسَّلُ فِيهِ الْمَيِّتُ لَيْسَ مِنْ ثِيَابِ أَكْفَانِهِ. [ابن عبد البر]

٢- ثِيَابُ الْأَكْفَانِ لا تكونُ مَبْلُولَةً. [ابن عبد البر]

٣- معنىٰ «لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ» في الرواية (رقم ٢-٣) أي : لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ حَتَّىٰ تَغْسِلُوهُ فِيهِ . فوجود القَميص مقيَّد بالغَسل . [ابن عبد البر]

٤- إنما قيل «لا تَنزِعوا القميصَ» (رقم ٢-٣) لسُتْرَته ، ولا يُكشف جسدُه، فلما سُتر بالكفن استغني عن القميص.[ابن أبي صفرة]

٥- حديث «غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ» (رقم ٥) اقْتَصَرَ فيه الراوي عَلَىٰ ذِكْرِ الْغَسْلِ ، ولم يتطرق إلىٰ التكفين. [ابن عبد البر]

٦- ولو لم يُنزَع القميصُ حين كُفن لخَرَج عن حدّ الوِتْر الذي أمر به النبيُّ صلىٰ الله عليه وسلم ، واستحسَنَه في غير ما شيء ، إشعارًا للتوحيد ، وكانت تكون أربعةً بالثوب المبلول.[ابن أبي صفرة]

موضوعِ بحث اشکال کے جوابات کا خلاصہ:

۱-یہ بات معلوم ہے کہ میت کو جس کپڑے میں غسل دیا جاتا ہے،وہ کفن کے کپڑوں میں شامل نہیں ہوتا۔(ابن عبد البر)

۲-کفن کے کپڑے تر نہیں ہوتے۔(ابن عبد البر)

۳-"لا تنزعوا القمیص"(نمبر ۲-۳)کا معنی دراصل یہ ہو گا کہ: آپ کا کرتہ اس وقت تک نہ اتارنا جب تک کہ اسی میں تم لوگ آپ کو غسل دے دو، گویا کہ کُرتے کا وجود غسل سے مقید ہے۔(ابن عبد البر)

۴-"لا تنزعوا القمیص"ستر کی غرض سے کہا گیا، نیز اس لئے کہ آپ کا جسم مبارک مکشوف نہ ہو جائے، پھر جب کفن پہنایا گیا تو قمیص کی ضرورت نہ رہی۔(ابن ابی صفرۃ)

۵-"غُسِل في قميص"(نمبر۵)اس روایت میں راوی نے غسل کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا، انہوں نے تکفین کو ذکر کرنے کی زحمت نہیں فرمائی۔(ابن عبد البر)

۶-اگر ہم تسلیم کرلیں کہ قمیص تکفین کے وقت نہیں اتارا گیا، تو حدِ وتر کا جو حکم آپ ﷺ نے دیا تھا، اس کی خلاف ورزی ہو جائے گی اور آپ ﷺ توحید کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہر چیز میں وتر کو پسند فرماتے تھے، اور گیلے کپڑے کو شمار کرنے کی صورت میں کپڑوں کا عدد وتر سے خارج ہو کر چار(۴) ہو جائے گا۔(ابن ابی صفرۃ)

٧- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: «كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ : الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ ، وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ» يَدُورُ عَلَىٰ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِهِ فِيمَا خُولِفَ فِيهِ أَوِ انْفَرَدَ بِهِ ،وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَحْتَجُّ بِهِ فِي شَيْءٍ لِضَعْفِهِ، وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ يُعَارِضُهُ وَيَدْفَعُهُ .[ابن عبد البر]

۷۔اور حدیثِ ابن عباس(نمبر۶) کے متعلق یہ جواب ہے کہ ابن عبد البر نے یزید بن ابی زیاد کے تفرد اور ثقات کی مخالفت کی بناء پر اس حدیث کو ضعیف قرار دیا، فرماتے ہیں: اس حدیث کا مدار یزید ابن ابی زیاد پر ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک وہ حدیث قابل حجت نہیں مانی جاتی، جس میں یزید کی ثقات سے مخالفت ہو یا تفرد ہو، اور محدثین کی ایک جماعت اس کے ضعف کی وجہ سے اس کی کسی بھی روایت کو قابل اعتبار نہیں گردانتے، اور حضرت عائشہؓ کی حدیث، ثابت بھی ہے اور اس کے معارض بھی ہے اور اعتراض کو ختم بھی کرتی ہے۔(ابن عبد البر)۔

هذا ما تيسر جمعه بعون الله في بيان هذه المسألة باختصار ، ولعل فيما أوردته جوابا عن بعض الإشكالات .

جمعه ورتبه العبد الضعيف العاجز محمد طلحة بلال أحمد منيار، يوم الاثنين ٢٠٢٠/١١/٢٣

اس مسئلے میں جو کچھ بھی اختصار سے جمع کیا گیا وہ محض اللہ تعالی کی مدد سے ہوا ہے اور امید ہے کہ جو باتیں یہاں پیش کی گئیں، وہ بعض اشکالات کے حل کے لئے کافی ہوں گی۔

جمعہ ورتبہ الضعیف العاجز محمد طلحہ بلال احمد منیار، بروز پیر ۲۰۲۰/۱۱/۲۳